

۲۵۵۱
و ا عبد بک کانک تراہ

CHECKED

۲۲۱۶
رسالہ حقیقت یکان محمدی

CHECKED 1995

از تالیفات مکتہ وان مکتہ رسوا قفا سرزدبانی

محقق علوم حقانی مولانا موسیٰ سید مصطفیٰ درستی
ایقا الجیدی

بکس اہتمام موسیٰ بالاکلام مولوی سید نجم الدین صاحب

مطبع ابو العالی مطبع ہوا

۱۳۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اُس ہادی حقیقی کے شایان ہے جس نے بنی نوع آدم کو
 فطرۃ اسلام پر پیدا کر کے صراطِ مستقیم بتایا اور کلمہ طیبہ کی بمصدق علیہ
 الانسان مالم یعدہ کی تعلیم دی اور ہزاران درود اُس ذات مقدسہ
 جس نے اُس کلمہ کی تحقیق و تفہیم نام کر درجہ تکمیل کو پہنچایا اور اسلام مجازی
 و حقیقی کی راہ نمائی صاف طور پر فرمائی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ جو
 شہادت و نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے پس اسلام کا دار و مدار ان
 پانچ امور پر موقوف ہے جب تک انکی تصدیق اور تعمیل بدرجہ تحقیق نہ ہو
 مرتبہ کمال کو پہنچنا دشوار ہے تصدیق سے یہ مراد نہیں کہ صرف زبان
 سے اقرار کر لے جیسے طوطا کہتا ہے یہ تصدیق زبانی کام نہیں دیتی
 جب تک تصدیق زبانی تابع تصدیق و تمسک قلبی روحی نہ ہو تابع کیا معنی
 بلکہ دونو ایک ہو جائیں جیسے وارد ہے واعبد ربک کانتک تزلزل
 اس سے ظاہر ہے کہ عبادت بدنی و قلبی دونو ایک ہوں تا وقتیکہ زبان
 و لکھ و سمع ایک نہوں یہ مرتبہ نہیں حاصل ہو سکتا چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں آیا ہے الشریعۃ کالسفینۃ والطریقۃ کالبحر والحقیقۃ کالصدف
 والمعرفۃ کالدرفمن اراد الدرب کب فی السفینۃ ثم شرح فی الیم ثم
 وصل الی الدرب ومن ترک هذه الترتیب لم یصل الی الدرب اور دوسری
 حدیث شریف ہے کہ الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی
 والمعرفۃ رویتی پس اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے ابتدا وانتهاء
 جب تک انسان شریعت و طریقۃ و حقیقۃ پر جو قول و فعل حال حضرت علیہ
 والسلام ہیں نہ چلیگا مرتبہ معرفت پر جو رویت ہے کیسے حاصل ہوگا اور جب تک
 یہ ترتیب ملحوظ نہیں رہے گی زمرہ اولئک ہمد الفائزون میں نہ
 داخل ہوگا جب انسان پر اول امیر فرض ہے کہ پہلی پہلی تصدیق الیہینہ
 جو مرتبہ ناسوت میں بلحاظ ظاہر شریعت ہے مکتفی ہے مگر یہ تصدیق ایک اعلیٰ
 درجہ کی تصدیق نہیں ہوگی کیونکہ یہ ابتدائی مرتبہ ہے اور مرتبہ ابتدائی
 کتب تکمیل کے اعتبار کے لائق ہوتا ہے لہذا اسکو بلحاظ باطن شریعت جو
 طریقۃ سے نامزد ہے تصدیق و تمیل کرنا لازم ہوا اسکے بعد بلحاظ حقیقت
 جو الحقیقۃ احوالی سے متنازع ہے اقرار و تصدیق کرے اور نیز تمیل اسکے
 بعد مرتبہ تکمیل کا جو مرتبہ چہارم اور جامع مراتب پائین ہے سچائی ہے
 اسکی تحقیق درجہ اتمام کو پہنچاوی تو اب اسکی تصدیق اور ایمان میں
 کمال کا پہنچا گیا علیٰ ہذا باقی ارکان کی بھی تحقیق درجہ کمال کو پہنچاوی چونکہ

چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے ایمان اقرار باللسان و تصدیق
 بالقلب و عمل بالارکان اس سے یہ مطلب نہیں کہ صرف طوطے کی طرح
 زبان سے کمدین سرہلادین بلکہ ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ شریعت طرے^{لغت}
 وغیرہ مراتب میں جو مشہور خاص عام ہیں ان پانچوں ارکان کی تحقیق و
 تکمیل مراتب چہارگانہ میں کامل طور پر پہونی چاہیے چونکہ ادا نماز کے قواعد
 سے ہر شخص واقف ہے یہاں اسکی بیان کی چندان ضرورت نہیں مگر وہ
 قواعد وہی ہیں جو ظاہر شریعت ہیں لیکن اس مرتبہ کمال کے نہیں جو وہ عبد
 ربک کا ناک تراہ کا مفہوم ہے اگرچہ ظاہر اسکی ادائیگی میں دشواری
 معلوم ہوتی ہے مگر من جد و جد کی حیثیت سے ممکن ہے اگر یہ امر
 ناقابل الحصول ہوتا تو حضور عالم علیہ السلام کیوں ارشاد فرماتے یہہ ہماری
 غفلت و عدم توجہ ہے جو اسکو حاصل نہیں کرتے علیٰ ہذا دوسرے ارکان
 کی تحقیق بھی ایسی ہی ہے جب تک ارکان خمسہ بحسب ظاہر و باطن ادا نہ کیے
 مرتبہ ایمان حقیقی و اسلام حقیقی کو پہنچنا دشوار ہے۔ لہذا اس فقیر نے
 چند ورق ان ارکان خمسہ کی تحقیق میں حسب مراتب چہارگانہ بر خوردار سید
 محمد قادری طال عمرہ کی تسلیم کے لئے لکھے اور اسکا نام
حقیقت ارکان محمدی
 رکھا

توحید ارکانِ خمسہ کا پہلا رکن ہے جب تک کوئی شخص اسکی تصدیق نہیں کرے گا مومن نہ ہوگا شریعت میں توحید اثبات الوہیت اور اعتقادِ مشہود اور اقرارِ کلمہ ہے جو طریقہ سلفی یا استماعِ کلامِ ربانی اور احادیثِ نبویؐ یا دلائل عقلی و براہین نقلی سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لو کان فیما بینکم والہ الا اللہ لفسدنا یہ سب سمجھنا کہ وہ قدیم بذاتِ خود اور جی بحیاتِ خود اور سمیع و بصیر اپنی سمع و بصر سے اور کلیم اپنی کلام سے ہے یہ توحید ظاہری خواہ تقلیدی ہو یا عقلی و نقلی جو محتاجِ آلات نہیں ہے حاصل کر کے ورنہ شرک و نفاق سے نجات پا سکتے ہیں اور مرتبہ اسلام حاصل کر کے جلد سے عذابِ ابدی سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں چنانچہ حدیثِ شریف میں آیا لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی آمن من عذابی پس لا الہ الا اللہ ملکِ انسانیت میں ایک قلعہ ہے تو اسے اور قلعہ کے لئے ایک امیر عادل اور وزیر و اقل ضرور ہے تا سلطنتِ شاہی خدام و شتم اعصاب پر جاری کرے اور رعیتِ قوائے اجماعی امن میں رہی اور دزدانِ راہ جو خطرِ انسانی و مشہوانی اور خیالاتِ شیطانی و حیوانی وغیرہ میں آنکھ غلبہ و تسلط نصیب نہ واسلے اسکی انتظام کے واسطے روحِ امیر اور دلِ وزیر ہے عوام کلمہ کہنے سے قاصر ہیں و اہل ہوجاتی ہیں لیکن قربِ شاہِ وزیر حاصل نہیں ہوتا

کیونکہ عوام کی مثال ایک مزدور کی ہے پس مزدور کو قرب شاہ و وزیر
کیسے حاصل ہوگا اس طرح لوگ شرک جلی سے کلمہ پڑھ کر پاک ہوتے ہیں لیکن
و سو کے کبر و مد سے باہر نہیں ہوتے۔ طریقت میں توحید وہ ہے کہ
سالک کو اقامات و منازل سیر الی اللہ میں رہے اور اس سیر میں سبوی
اور تعلقی غیب سے اعراض کرے اور تمام حرکات و سکنات و خطرات اور سائر
موجودات کو اپنے دل سے دور و محو کرے چنانچہ مولانا جامی فرماتے ہیں

توحید بعرف صوفی صاحب سیر
تخلیص دل از توجہ اوست لغیر

حقیقت میں توحید یہ ہے کہ سالک طریقت جب نور ایمان اور دیدہ بصیرت
سے حق تعالیٰ کو شواہد اکوان و محالی امکان میں دیکھتا ہے اور اثبات
واجب الوجود کرتا ہے اور جمیع موجودات کو معدوم اور دلائل عقلی و فکری سے
بری ہوتا ہے اور ہر مقام میں ہستی حق کا ظہور اور تمام اشیا کو حق کی
ہستی میں محو دیکھتا ہے اور ہر شے میں ذات حق کو متجلی و مشہد پاتا ہے
تو وہ موجود حقیقی ہوتا ہے معرفت میں توحید یہ ہے کہ جب سالک ثبوت
وجود واحد سے نفی غیریت اور دوئی اور اپنی یافت کو زایل پاتا ہے اور تمام
تعینات اسکی نظر میں فانی اور بحر حق کے کچھ نہیں رہتا اور مرتبہ اطلاق
کو بغیر حلول و اتحاد کے پہنچتا ہے تو مرتبہ غیب پر استقرار پاتا ہے

کوئی آئینہ میں اپنی صورت کے نظارہ میں مستغرق ہو جاوے اور آئینہ
 اسکی نظر میں نہ رہے ایسا ہی موجد پر انوار صفات الہی اور تجلیات ناقصا ہی
 ظہور اور غلبہ کرتے ہیں تو وجود امکانی اسکی نظر شہو میں معدوم ہو جاتا
 ہے جیسے کو اکب ظہور آفتاب میں کیونکہ کو اکب بالذات نیست و معدوم
 نہیں ہوتے بلکہ ہر تو آفتاب میں نظر سے غائب و مستور ہیں اسی طرح روح
 جب پر تو ذات مشہود ہوتی ہے تو آلائش حد و شے پاک و صاف ہو جاتی
 ہے اور علویات و سفلیات کو شواہد و دلائل سے معدوم کرتی ہے تو
 حق کے سوائے کچھ شہو نہیں ہوتا اپنی میں کیا بلکہ تمام موجودات میں
 ظہور وحدانیت حق مشاہدہ کرتی ہے بہت سے لوگ اسمقام میں لغزش
 پاتی ہیں اور مجذوب بنکر مدارج ترقی سے باز رہتے ہیں اور بعض اپنے کو
 حق سمجھ کر ورطہ الحاد میں گرتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں بغیر سہری شیخ
 کامل کے اس ہادیہ مہلکہ کو قطع کرنا دشوار اور مقصود حقیقی کو پہنچانا ممکن
 جب شناسا و اس بحر بیکران کا تلاطم امواج تجلیات صفاتی سے فنا کلی
 حاصل کرتا ہے اور جمیع حجابات امکانی سے مجرد ہوتا ہے تو دریاے ذات
 کی ایک موج اسکی سرخی پر جو لذات سے منور ہے آتی ہے اور ورطہ
 امکانی سے اسکو نکال کر تمام ممکنات سے مرتفع کر دیتی ہے اب اسکو
 مرتبہ محدود محو اور فنا در فنا حاصل ہو جاتا ہے جب تک کوئی مسلمان اس چید

حقیقی کو حاصل نہ کرے ہرگز اسکی توحید مرتبہ کمال کی نہوگی کیونکہ ^{شریف} ^{لطیف} ^{عقل}
 میں آیا ہے۔ من عرف ربه بالجسد فهو كافرو من عرف ربه بالقلب
 فهو زنديق ومن عرف ربه بالنفس فهو ملحد ومن عرف ربه بالروح
 فهو حكيم ومن عرف ربه بالقلب فهو صديق ومن عرف ربه بالسر ورج
 فهو محقق ومن عرف ربه بالسر فهو عارف ومن عرف ربه بالحق
 فهو موحد ومن عرف ربه بربه فهو مومن کامل شرح اس کلام
 ہدایت انجام کی حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے یوں فرمائی ہے کہ
 اندھوں کے محلہ میں ایک ہاتھی آیا ہر ایک اندھے کو شوق اسکی دیدار کا ہوا
 تو ہر ایک اسکی پاس گیا اور ہائی کو پکڑا کسی نے خرطوم پکڑی کسی نے دانت
 کسی نے کان کسی نے پاؤں کسی نے دم ہر حال ہر ایک نے ایک ایک
 حصہ جسم کا پکڑا پس ہر ایک نے تصور کیا کہ ہاتھی کی صورت وہی ہے
 ہے اسطرح اس حدیث شریف سے تعقل ہو سکتا ہے کہ کسی نے جسم کا
 اقرار کیا کسی نے طبیعت کو خدا کا کسی نے نفس کو علی ہذا آخر حدیث
 پس مومن کامل وہی ہے جو رب سے رب کو پہچانے اور ہر وقت
 رب کی آنکھ سے رب کا مشاہدہ کرے جس پر عرف ربی بر بی دال
 ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ مشعر کی تفہیم ارشاد مرشد سے بخوبی
 ہوتی ہے۔

دوسرا رکن نماز کے بیانیہ

نماز شریعت - صوفیہ نماز کو مذاکرہ کہتے ہیں اور نماز کا کمال عمل ^{انتظار} پنجوقتہ ہے یعنی ایک وقت سے دوسرے وقت تک اس طرح کہ کوئی وقت نماز کے خیال سے غافل نہ ہو کیونکہ انتظار نماز عین نماز ہے چنانچہ المنتظر للصلوة مكانه في الصلوة پس جب نماز کا وقت آئے تو احتیاط و طہارت و نیت و تکبیر تحریمہ وغیرہ و استقبال قبلہ و دیگر مستحبات و وضو و ابھار سے جو مقرر ہیں نماز ادا کرے جبکہ تعلق بدن سے ہے کیونکہ اگر کوئی خیال سوائے نماز کے ہو تو وقت ادا نماز وہی خیال پیش نظر ہوگا اسلئے اسکی نفی کے واسطے ہر وقت انتظار وقت نماز ضرور رہے تا وہی تصور نماز پیش رہے چنانچہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر عابد یکبارہ یا بارہا خود سجدہ می کند یعنی ہر کس مرادے و مطلبے دار و مثلاً از روئے مال و جاہ و زن و فرزند وغیرہ کہ مراد اوست آن در وقت سجدہ بخاطر او می کند و در وقت سجدہ بہمان تمثیل ^{میں} پیش می شود پس باید کہ طالب حق حق را مراد سازد تا سجدہ او بحق و اصل ^{سود} اسلئے طالب حق کو لازم ہے کہ مقصود مراد سوائے ذات حق کے نہ بناوے تا سجدہ مقصود حقیقی کو ہو اور اس رکوع و سجود وغیرہ پر قناعت

تا زاید خشک نہ ہو بلکہ اُس مقام سے عروج کرے اور مسجود حقیقی کا خواہاں
 رہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ واعبد ربک کانک تراہ
 فان لم تکن تراہ فانه یدانک یعنی تو اپنے رب کی بندگی ایسی کر
 گو یا تو اُسکو دیکھتا ہے اگر تو اُسکو نہیں دیکھ سکتا ہے تو وہ تجھکو دیکھتا ہے
 پس اس حدیث سے طالب کعبہ فکر اور اندیشہ حاصل ہوگا کہ خدا تعالیٰ کو
 کس طرح دیکھوں اور وہ میرے کو کیسے دیکھتا ہے اور جو حدیث شریف
 تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنین سنۃ میں لفظ تفکر وارو ہے
 اُس سے مراد یہی فکر ہے اور نیز دوسری حدیث شریف ہے من تفکر
 تبصر جس شخص نے فکر کی پالیسا پس طالب کیسے اُسکو پاسکتا ہے کیونکہ
 بیچون ویچگونہ ہے لہذا طالب متفکر کو لازم ہے کہ اول باب الہی کو دریا
 کرے اور اُسکی محبت اطاعت قبول کرے تا اپنی مراد کو پہنچی ورنہ اُس کا
 پانا سخت دشوار ہے باب الہی وجود مومن کامل سے مراد ہے جو متبع
 انامدینۃ العلم وعلیٰ باہما ہے پس جب تک پیر کامل کی حد میں
 حاضر نہ ہوگا اور حسب فرمان اُسکی عمل نہیں کرے گا وصول الی المطلوب ناممکن
 نماز طریقت۔ صوفیہ اُسکو مراقبہ کہتے ہیں جو نماز وغیر نماز میں ضرور ہے
 یعنی جب تک دل خطرات نفسانی و شہوانی و ملکی اور ہوا جس سے پاک
 صاف نہ ہو اور مقصود ذات کے سوا کچھ نہ ہو سجدہ معبود ادا نہ ہوگا کیونکہ۔

لا صلوة الا بحضور القلب مشعر برین امر ہے پس طریقت میں نماز
 کے مفید خطرات و خیالات شہوانی و ملکی ہیں جیسے کیا مقولہ ہے
 الناس عالم او متعلم والباقي محجوع یعنی آدمی وہی ہے جو دانا سجد آ
 یا مردانا کا تابع ہو باقی تمام گدھے کی کہی ہیں یعنی جب تک آدمی اپنی
 ظاہر و باطن کو متوجہ بحضرت حق نہ رکھے ہرگز نماز ادا نہ ہوگی بمصداق
 لا صلوة الا بحضور القلب لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی ظاہر
 و باطن کو ایک کرے اور متوجہ بحضرت حق رکھے تا نماز کامل ادا ہو۔
 نماز حقیقت - مرتبہ حقیقت میں نماز وہ ہے کہ سالک اپنی روح کی توجہ
 دو اما محبوب حقیقی کے جانب رکھے یعنی نماز و غیر نماز میں توجہ بحق رہے
 جیسر و ہمد فی صلوة دائمون شاہد ہے ورنہ عدم توجہ میں نماز قاف
 ہوگی اور استوجہ کو مشاہدہ بھی کہتے ہیں نماز معرفت - صوفیہ اسکو مکاشفہ
 کہتے ہیں یعنی کشف صفات ذاتی ہے جو طالب حق کو معائنہ ہوتا ہے کہ
 سمیع کو نسی کا ن سے سننا ہے اور بصیر کو نسی آنکھ سے دیکھنا ہے اور علیم
 کو نسی زبان سے کلام کرتا ہے اور علیم کو نسی سینہ سے ادراک علم کرتا ہے اور
 کو نسی ہاتھ پکڑتا ہے اور مرید کو نسی دل سے ارادہ کرتا ہے اور جی کو نسی جسم سے
 زندہ ہے چنانچہ ان حالتوں کی توضیح پر یہ حدیث دال ہے لایزال عبدی
 بتقریب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا اجبتہ کنت سمعہ الذی یسمع

وبصره الذی یبصر به ولسانه الذی یتطق به وید الذی یبصر به
 ورجله الذی یمشی بها یعنی ہمیشہ میرا بندہ سیکر نزدیک ہوتا ہے
 نوافل سے یہاں تک کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں پس جب اسکو دوست
 رکھتا ہوں تو اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں
 جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے اور
 ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ
 چلتا ہے یعنی جو بندہ تزکیہ نفس سے متخلق باخلاق اللہ ہو جاوے اور استغفار
 نوافل رکھے اور کوئی امر باطل السمین نہ رہے تو البتہ وہ جو کرتا ہے حق کرتا ہے
 وہ جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو سنتا ہے حق سنتا ہے اور وہ جو دیکھتا
 حق دیکھتا ہے اور جانب حق اختیار کرتا ہے اور راہ حق پر چلتا ہے پس
 اس سے یقین ہوا کہ انسان منظر حق ہے جو مسجود ملائکہ ہوا اور مراد نوافل
 سے وہ عبادت ہے جو غیر فرائض ہے اور نوافل میں کوئی شے ترک دنیا
 سے بہتر نہیں ہے چنانچہ فرمان ہدایت انجام علیہ السلام سے مستفاد ہے
 کہ تَرَكَ الدُّنْيَا رَأْسَ كُلِّ عِبَادَةٍ - نماز معرفت - مرتبہ معرفت میں
 نماز وہ ہے کہ عارف کی دل میں شائبہ غیریت کا اور خطرہ دوی اعتبار
 کا نگرے کیونکہ شائبہ غیریت اور خطرہ خطرہ فاسد نماز ہے جب تک مفہوم
 ارکان ہر چار منزل مذکورہ پیش نظر نہ ہو نماز ادا نہوگی اور مقام و ہم

فے صلوات دائمون کو نہیں پہنچے گا۔

تیسرا رکن روزہ کے بیان میں

شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح سے شام تک اپنے نفس کو کھانے پینے اور عورت کے ملنے سے روکے بلکہ کمال روزہ یہ ہے کہ اپنے تمام اعضا کو جمیع امور ناشائستہ سے بچا دے اور اشیا بخوردنی و آشامیدنی میں احتیاط کرے وجہ حلال سے کیون نہو۔ طریقت میں روزہ یہ ہے کہ اپنے تو اے جسمی کو تمام خواہشات اور لذات نفسانی و شیطانی سے روکے جیسے آنکھ کو دیدار حسن فانی سے اور کان کو استماع لغویات سے اور زبان کو کلام بیہودہ سے اور دل کو علایق سے خالی کر کے جمال بہتال کے خیال و فکر سے معمور کرے۔ صوم حقیقت۔ اہل حقیقت کا روزہ یہ ہے کہ اپنی روح کو لذت غیریت اور خودی سے باز رکھے تا جلوہ وصال و قرب میسر ہو کیونکہ الصوم ملی انا جنسی بہ اسپر مشعر ہے۔ صوم معرفت اہل معرفت کے نزدیک روزہ یہ ہے کہ سالک لذت و وحدت ذات کی کثرت تعینات صفاتی میں پاوے اور کثرت نشی کو وحدت حقیقی میں محو کرے تا کثرت وحدت حجاب نہو۔

چوتھا رکن حج کے بیان میں

شریعت میں حج وہ ہے کہ طالب بعد حصول استطاعت زاد و راحلہ اپنی وطن سے نکلے اور میقات پر پہنچے اور احرام باندھے اور کعبہ مقید کے معائنہ بعد تمام شروط ادا کرے۔ اہل طریقت کے پاس حج وہ ہے کہ مومن کامل کی بیعت اور سبکی تمام لوازمات حاصل ہونے کے بعد ارادہ کو کعبہ دل کی زیارت کے طرف متوجہ کرے اور تعلقات جہانی اور خطرات نفسانی کو چھوڑ کر تسلیم میدان میں قدم صدق رکھے اور احرام تصفیہ قلب باندھے اور تمام خلائق سے انقطاع کلی و جزئی کرے۔ کیونکہ بمصدق قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ دل ظہر حال بے کیف ہے۔

طواف کعبہ دل کن کہ قبلہ معنی ست

بسعی جامعہ چہ تن میدہی صفا اینجاست

حقیقت میں حج وہ ہے کہ کعبہ حقیقی کا مسافر وطن کو فی سے نکلے اور عشق کا نثار و راحلہ ہمراہ لیکر ولولہ و شوق پر سوار ہووے اور میدان توحید میں قدم رکھ کر مقامات کوئی کو طے کرے اور مقام تصفیہ قلب تجلیہ روح پر پہنچ کر ماسوی اللہ سے پاک ہووے اور شہود انوار بیکیف میں قائم رہے کعبہ نور کا جواول ماخلق توری ہے اپنے سببہ صفات سے سات طواف کرے اور موصوف صفات ذاتی سے ہو کر محکم من عرف نفسه فقد عرف ربه اپنی ادراک حقیقت سے شیون ذاتیہ کے طرف رجوع

ہووے اور متوجہ کعبہ حقیقۃ الحقایق کا رہے۔ اہل معرفت کے نزدیک
یہ ہے کہ عارف کامل کعبہ جمع الجمع کی زیارت کے واسطے مرتبہ غیریت اور
اشیت سے گزرے اور کثرت امکانی سے پاک و صاف ہو کر اپنی صفات
ذاتیہ سے مجرد ہووے اور منزل تلوین و تمکین کو طے کر کے شہود و تصرف
اسماء الہیہ و حقایق کو نیہ جو غیریت میں ترک کرے تو از خود فنا ہوتا ہے اور
کعبہ سر کا طواف اہیات صفات سے کرتا ہے اور ورطہ قرب بعد و وصل
و فصل سے گزر کر مرتبہ قرب در وصل در وصل کو پہنچتا ہے۔

پانچوان رکن زکوٰۃ میں

زکوٰۃ شریعت۔ شریعت میں زکوٰۃ وہ ہے کہ مال پر ایک سال گزرنے کے
بعد اُس کا چالیسواں حصہ راہ خدا میں دیوے۔ زکوٰۃ اہل طریقت یہ ہے
کہ جب قدر مال ہو وہ تمام اور کچھ زیادہ بھی دیوے۔ چنانچہ کسی نے حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ دو سو درم میں کس قدر زکوٰۃ دینی چاہیے
حضرت شبلی نے کہا کہ تیرے واسطے کہوں یا میرے لئے اوستے کہا کیا
آپ کے لیے اور حکم ہے اور میرے واسطے اور۔ حضرت شبلی نے فرمایا
ہاں تجھے دو سو میں سے پانچ درم دینا ہے اور مجھے دو سو پر پانچ درم
زائد اُس نے کہا یہ مذہب کس کا ہے شبلی نے کہا حضرت صدیق کا۔

چنانچہ ایک وز حضور عالم علیہ السلام نے حضرت صدیق سے فرمایا
کہ ما ترکت لعیالک یعنی تو نے اپنے عیال کے لئے کیا چھوڑا
تو حضرت صدیق نے کہا کہ اللہ و رسولہ ۔

چو کافر ذرا ساخت در راہ سر چہ سلم کہ باشد فدائے دگر
ز مال و روان دل ہر آورده اند کہ اہل طریقہ چنیں کردہ اند
زکوۃ اہل حقیقت کی یہ ہے کہ ہر ایک کو تعلیم و تفہیم علم سلوک اور تلقین
اشغال و اذکار کرے چونکہ حضور عالم نے فرمایا ہے لا انفع کثر من العلم
اسی علم المعرفة یعنی کوئی خزانہ نافع تر خزانہ علم معرفت سے نہیں ہے کیونکہ
علم معرفت خلائی کے لئے رزق اور خزانہ ہے جو من رزقناہ متادناہ
حسنا ہے پس مراد رزق حق سے علم معرفت ہے۔ زکوۃ اہل معرفت کے
نزدیک یہ ہے کہ تصفیۃ قلب و تجلیہ روح مریدان صادق کو سکھاؤ
اور نعمت عشق و محبت و قربت دوستان با وفاق پر ایثار کرے اور
ارشاد حقایق و معارف و نفی اغیار طالبان و اثن کو تعلیم دے۔ زکوۃ
معارف افضل و حسن ہے زکوۃ مالی و فنی سے کیونکہ مالی زکوۃ سے دوسرے
جسم کی پرورش ہوتی ہے اور زکوۃ افعالی سے سالک کے روح کی پرورش
ہوتی ہے اور زکوۃ معارف سے دوسروں کی روح کی اسلئے کمال اولیا
مقبولہ ہے کہ صحبت یک ساعت بالشیان کامل بہتر از عبادات و

ریاضات سالہائے دراز کہ در خلوت کند۔ زیرا کہ انجہ در صحبت حاصل
 شود و در تنہائی ممکن نیست۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فاسئلوا
 اہل الذکر ان یتلمنکم لا تعلمون۔ یعنی اہل ذکر سے پوچھو جو تم نہیں
 جانتے ہو مراد اہل ذکر سے وجود مومن کامل ہے کہ اس کے وسیلہ سے
 درجہ تحقیق تکمیل کو حاصل کرنا آسان ہے پس خدا تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو
 مرتبہ تحقیق عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

یہ ساری